© rasailojaraid.com

امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری

امیر المؤمنین خلیفۂ راشد و برحق

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ناقدینِ خاسرین

سیدنا و امامنا حجۃ اللہ علی الناس قاسم العلوم النبویہ والخیرات والحسان امام عادل و برحق پیکر رشد و ہدایت امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناقدین غافلین بغبغاتے اور جگالی کرتے پھرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد عنادی ہے

ان کا اجتہاد اقرب الی الخطاء ہے

وہ باطل ہیں وہ باغی ہیں

حضرت علی نیر اعظم ہیں

حضرت معاویہ جھلملاتے ستارے ہیں

حضرت معاویہ کے تفقہ کی کیا حیثیت ہے؟

حضرت معاویہ کو حضرت علی کے جوتوں میں جگہ مل جائے تو ان کے لیے سعادت ہے۔

یہ اور ایسی بیسیوں ھفوات زبان زد ناقدین خاسرین ہیں۔ ان تمام قلمی و لسانی زلّتوں اور استخفافی لب و لہجہ کا جواب میں اپنی زبان میں دوں تو اسکو "صوت الحمیر" سمجھ کے آگے بڑھ سکتا ہوں لیکن وہ لوگ جن کے دل سینے میں اندھے ہو گئے ہیں، چشم بصیرت وا کریں اور بنوامیہ کے اس آفتاب جہاں تاب کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ لیجیئے سیدنا وامامنا آیت من آیات اللہ حبر الامہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گواہی پڑھیں اور پھر فیصلہ کریں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں بعد کے تمام اسلاف کی کیا حیثیت باقی رہتی ہے؟ صحابہ قرآنی شخصیات ہیں، منصوص بزرگ ہیں، انتخاب الٰہی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت، ارشادات اور فیصلوں کے مقابلے میں ان کے بعد کسی بزرگ، عالم، محقق، مؤرخ، فقیہہ، قطب، سالک، مرشد اور صوفی کو یہ مقام حاصل نہیں کہ اس کی رائے کو حق و صواب کا معیار سمجھا جائے۔ صحابہ مجتہد مطلق ہیں۔ اُن کے مقابلہ میں کوئی مجتہد نہیں اور کسی غیر مجتہد کو مجتہد مطلق پر تنقید کا ہرگز حق نہیں۔ سوچیئے اور فیصلہ کیجیئے کہ ھماری پسندیدہ شخصیات دین میں، تاریخ میں معتبر ہیں یا صحابی؟

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر پہنچی تو فرمایا:

اللھم اوسع لمعاویة اما واللّٰہ ماکان مثل من قبله ولایاتی بعده مثله قال ابن عباس اذ ذھب بنو حرب

اے اللہ معاویہ کے لیے وسعتیں پیدا فرما۔ خدا کی قسم نہ معاویہ سے پہلے ان جیسا کوئی تھا نہ بعد میں آئیگا۔ (انساب الاشراف جز ثانی قسم رابع ص ۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذهب علماء الناس ثم انشدَ متمثلاً
مغاض عن العوراء لا ينطقوا بها
واصل وارثات الحلوم الاوائل
(البدايہج ۸ ص۲۲۹)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ (۱) جب آل حرب ختم ہو جائیگی لوگوں میں علما ناپید ہو جائیں گے اور یہ شعر پڑھا، اندھوں سے بچتے ہوئے وہ ان سے ہم کلام نہیں ہوتے ورنہ دین کے اصل وارث تو پہلے لوگ ہی ہیں۔

باب ذکر معاویہ

عن ابن مُليكته قال اوتر معاويه بعد العشأبركعته وعنده مولى لابن عباس فاتى ابن عباس فقال دعه فانه قد صحب رسول اللّٰہ صلى اللّٰہعليه وسلم
(صحيح البخارى،جلداوّل صفحه ۵۳۱)
قال ابن ابى مليكه قيل لابن عباس هل لک فى اميرالمومنين معاويه فانه مااوترالابواحدة قال اصاب انه فقيه. (ايضاً)

(۲) فقیہ الامت سراج الائمہ امیرالمومنین سیدناوامامنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو ابن ابی ملیکہ نے شکایتاً یہ بات حبرالامت حضرت ابن عباس سے کہی۔ جناب امام ابن عباس نے فرمایا وہ فقیہ اور مرید مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرو۔

قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہعليه وسلم "احضروه امركم واشهدوه امركم فانه قوى امين" (البدايه جلد ۸ ص ۱۲۲)

(۳) حضور سرور کونین رسول الثقلین امام المشارق والمغارب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے "اپنے امور، معاملات کی انجام دہی کیلئے معاویہ کے پاس جاؤ۔ وہ قوی و امین ہیں۔"

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آل حرب ہیں، بحرالعلم ہیں، فقیہ الامت ہیں

یہ حوالے ان کور بصران سقف محراب کی چند ھیائی ہوئی نظروں میں نہیں آتے؟ نہ جانے یہ ناقدینِ خاسرین کس زاویہ نگاہ سے تاریخ وحدیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔
اب یہ کہا جائے کہ اور کوئی عالم نہیں یا کسی اور عالم وفقیہ کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں؟
یا یوں کہا جائے کہ حضور علیہ السلام نے لوگوں کے تمام امور کی انجام دہی کے لئے سیدنا معاویہ کو قوی وامین فرمایا، اب علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہ کی معاویہ کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟ کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی

بقیہ ص ۱۱ پر

© rasailojaraid.com